



4713CH19

ہماری تاریخ

کوئی بھی گھر ہو دِوالی کے دیے جلتے تھے
عید بھر دیتی تھی سینوں میں اُجالے کیا کیا
رنگ ہولی کا ہر اک دل میں بکھر جاتا تھا
چہرے چہرے پہ دمک اُٹھتے تھے لالے کیا کیا

اجنبی ہاتھوں نے لکھی تھی جو تاریخ تری
اس کو کیا نام دیں سوچی ہوئی ٹہمت کے سوا
اپنے ہر پیار کو نفرت میں بدلنا چاہا
کیا پکاریں اسے چالاک سیاست کے سوا



اے وطن! ہم تیری تاریخ لکھیں گے پھر سے
تیری تاریخ ہے دل جوئی و دل داری کی
تیری تاریخ محبت کی، وفا کی تاریخ
تیری تاریخ اخوت کی، رواداری کی

تیری تاریخ ہے قرآن کا، گیتا کا ورق
آشتی، امن، امن کے اصولوں کا سبق
دہر سے اپنا مقابل کوئی اب تک نہ اٹھا
کوئی گوتم، کوئی چشتی، کوئی نانک نہ اٹھا



آج آزاد ہیں ہم، ذہن ہمارا آزاد
تنگ جذبات کے گھیروں سے نکل آئے ہیں
جو فرنگی کی سیاست نے کبھی بوئے تھے
اُن تعصب کے اندھیروں سے نکل آئے ہیں

ایک ہے اپنا وطن، ایک زمیں، ایک ہیں ہم
ایک ہیں فکر و عمل، ایک یقین، ایک ہیں ہم
کون کہتا ہے کہ ہم ایک نہیں، ایک ہیں ہم

جاں نثار اختر

معنی یاد کیجیے

دھمک	:	چمک، ہمتماہٹ
لالے، لالہ	:	ایک قسم کا سرخ پھول جس کے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے
تہمت	:	الزام
دل جوئی	:	تسلی، تسکین و تشفی کی باتیں کرنا
دل داری	:	دل رکھنا، محبت سے پیش آنا
اخوت	:	بھائی چارہ
آشتی	:	دوستی، صلح
اہنسا	:	عدم تشدد، ظلم و زیادتی نہ کرنا
دھر	:	زمانہ، دنیا
مقابل	:	سامنے والا، برابری کرنے والا
فرنگی	:	انگریز، گورا
تعصب	:	تنگ نظری، بے جا حمایت یا مخالفت

سوچیے اور بتائیے۔

1. تاریخ لکھنے والوں کے خیال میں ہندوستان میں مختلف تہوار کیسے منائے جاتے تھے؟
2. اجنبی ہاتھوں سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3. ہماری تاریخ کو کس طرح بدل دیا گیا؟
4. ہمارے ملک کی تاریخ کیارہی ہے؟
5. آزادی ملنے کے بعد ہم خود کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟
6. شاعر نے آخری بند میں اکیلتا کی کیا پہچان بتائی ہے؟

نیچے لکھے ہوئے بند کو مکمل کیجیے۔

تیری _____ ہے قرآن کا گیتا کا ورق
 آشتی، امن، _____ کے اصولوں کا
 دھر سے اپنا مقابل کوئی اب تک _____
 کوئی گوتم، کوئی چشتی، کوئی _____ نہ اٹھا

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

اجالے اجنبی نفرت چالاک وفا امن آزاد

ان لفظوں کی جمع لکھیے۔

تہمت فرنگی فکر عمل جذبہ

عملی کام

○ اس نظم میں شاعر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے انہیں اپنے لفظوں میں لکھیے۔

غور کرنے کی بات

○ آج دنیا میں امن قائم رکھنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس کے لیے اتحاد و اتفاق بہت ضروری ہے۔ اس نظم میں شاعر نے آپسی محبت، مساوات اور امن کے اصولوں کو اپنانے کی بات کہی ہے۔